افکار و مطالعات

شوال ۸۶ھ

(از:- قاضی اطہر مبارک پوری)

رمضان المبارک کے ایام و لیالی انوار و برکات خداوندی سے معمور ہوتے ہیں اور اس دنیا کے باشندوں کیلئے ان میں رشد و ہدایات اور فلاح و نجاح کی بڑی گنجائش ہوتی ہے۔

اس مبارک مہینہ کا آخری عشرہ تو گویا قرآن حکیم کا یادگار عشرہ ہے۔ اور اس کی "لیلۃ القدر" قرآن حکیم کی یادگار رات ہے جس میں خود قرآن حکیم کی شہادت کی رو سے اس کا نزول ہوا۔ اور پھر جزوی طور پر اس کے آیات و سورہ کا نزول حسب موقع ہوتا رہا۔

یہ ہزار مہینہ سے بہتر رات قرآن حکیم کی سالگرہ کی رات ہے جسے مسلمانوں نے دوسری بہت سی اسلامی تقریبات کی طرح بے روح بنا دیا ہے کیونکہ چند ظاہری اور بے معنی رسموں کے علاوہ ان کے لئے اسلامی تقریبات میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ رمضان المبارک کا پورا مہینہ روزہ نماز کے ساتھ تلاوت قرآن کا مہینہ ہے اس میں قرآن کا پڑھنا پڑھانا اس کی تلاوت کرنا اس پر عمل کرنا دوسروں تک قرآنی احکام کی تبلیغ کرنا غرضکہ قرآن حکیم کو اپنے ایمان کے لئے اوڑھنا بچھونا بنانا مسلمانوں کے دین و ایمان کا تقاضا ہے۔

اور لیلۃ القدر اپنی تمام برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ قرآن حکیم کی حفاظت و صیانت کے عہد و پیمان کی گھڑی ہے مسلمانوں کو اس رات میں قرآن کے نشر و اشاعت کا پروگرام بنانا چاہیئے۔ گجراتی زبان کے مشہور اسلامی آرگن "مسلم گجرات" سورت کے مدیر محترم جناب بنادی صاحب نے رمضان کے عشرہ آخیر کی تقریب پر اپنے مجلّہ میں قرآن حکیم کے پڑھنے پڑھانے اس کے ختم کرنے اور اس کے حافظ اور ناظرہ سے پڑھنے کے تخمینی اعداد و شمار کو بڑی حسن اسلوبی سے پیش کیا ہے ہم اس نادر معلومات کو ناظرین البلاغ کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کرتے ہیں۔

پوری دنیا میں مسلم آبادی ۶۰ کروڑ بتائی جاتی ہے اگر ہم ساٹھ کروڑ کے بجائے پچاس ہی کروڑ تسلیم کر لیں اور ہر تین ہزار پر ایک حافظ قرآن کو مان لیں تب بھی دنیا میں اس وقت حفاظ قرآن کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار ہوتی ہے۔

ہر تین ہزار میں ایک حافظ قرآن ماننے پر پورے عالم اسلام کی آبادی میں حفاظ کی تعداد کا تخمینہ الگ الگ حسب ذیل ہوتا ہے جب کہ ہندوستان میں مسلمان ۴½ کروڑ ہیں اور فی ہزار ایک حافظ قرآن کے حساب سے یہاں پر ۴۵ ہزار حفاظ ہوتے ہیں۔

ہندوستان ۔ ۴۵ ہزار حافظ قرآن ۔ مصر، سوڈان، طرابلس، مراکش، الجزائر اور تیونس ۳۰ ہزار حافظ قرآن ۔
عرب، عراق، ایران، یمن، شام، پاکستان، روس، ترکستان، افغانستان ۵۵ ہزار حافظ قرآن ۔
مشرقی، جنوبی اور وسطی افریقہ، ۵ ہزار حافظ قرآن ۔ ترکی، یورپ، چین، فلپائن، سیام ۱۰ ہزار حافظ قرآن
ملایا، انڈونیشیا، جاوا، سماٹرا (مسلم آبادی ۸ کروڑ) اور ہر چار ہزار پر ایک حافظ کے حساب سے ۲۵ ہزار حافظ قرآن

اس حساب سے مجموعی تعداد حفاظ کی پورے عالم اسلام میں ایک لاکھ ستر ہزار ہوتی ہے ۔ یہ ایک سرسری جائزہ ہے
جس کی رو سے اس وقت میں پوری دنیا میں کم از کم پونے لاکھ مسلمان قرآن کو محفوظ رکھتے ہیں اور اس کے تیس پارے
ان کے قلب و زبان میں محفوظ ہیں ۔

قرآن کریم کی تلاوت دنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ ہوتی ہے اور آج کوئی مذہبی کتاب اس بارے میں قرآن
کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ اگر ان ہی حفاظ کی تلاوت قرآن پاک کا اندازہ لگایا جائے تو یہ تخمینہ دنیا کے سامنے آتا ہے ۔

ماہ رمضان میں اگر ہر حافظ پانچ ختم قرآن پڑھے تو ۸۵۰،۰۰۰ ختم ۔
رمضان کے علاوہ پورے سال میں اگر ایک حافظ پچاس ختم کرے تو ۸۵،۰۰،۰۰۰ ختم ۔
یعنی دنیا بھر کے حفاظ قرآن رمضان اور غیر رمضان میں تقریباً ایک کروڑ ختم قرآن پڑھتے ہیں ۔

کل مسلم آبادی ۶۰،۰۰،۰۰،۰۰۰ ساٹھ کروڑ ناخواندہ آبادی (چالیس فیصدی کے حساب سے) ۲۴،۰۰،۰۰،۰۰۰ ۲۴ کروڑ
باقی خواندہ ۳۶،۰۰،۰۰،۰۰۰ ۳۶ کروڑ غفلت سے قرآن نہ پڑھنے والے ۶،۰۰،۰۰،۰۰۰ ۶ کروڑ
قرآن پڑھنے والے ۳۰،۰۰،۰۰،۰۰۰ تین کروڑ

رمضان میں فی کس ایک ختم کے حساب سے ختم قرآن (ناظرہ) تیس کروڑ ۔ سال بھر میں فی کس دو ختم قرآن کے حساب سے ساٹھ کروڑ
غرضکہ حافظ اور ناظرہ ختم قرآن کی تعداد سال بھر میں تقریباً ایک ارب ہوتی ہے ۔

کہا جاتا ہے کہ آج کل عیسائی مشنریوں نے انجیل کو دنیا کی ہر چھوٹی بڑی زبان میں منتقل کیا ہے اور اربوں کی تعداد میں
انجیل کو چھاپ کر شائع کر دیا ہے ۔ یہ بات صحیح بھی ہو تو اس کا اثر اسلام کی کتاب اور مسلمانوں پر ہرگز نہیں پڑ سکتا اور وہ کسی طرح مرعوب
نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ آج بھی تقریباً پونے دو لاکھ مسلمان حفاظ قرآن عیسائی دنیا کو اپنی زندگی سے چیلنج دیتے ہیں کہ ان میں کوئی ایک آدمی
بھی ایسا ہو تو پیش کریں ۔ جو عہد نامہ قدیم یا عہد نامہ جدید میں سے کسی ایک کا حافظ ہو ۔ اسی طرح مسلمانوں کا دنیا کے ہر مذہب
کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے کسی ایک پیرو سے اپنی کتاب کو حفظ کرا دے ۔

* پرانے متعصب اور اسلام کے دشمن عیسائی مصنفوں سے اب خود یورپ کے لوگ گھبرانے لگے ہیں ۔ اور ان تنگ نظر مصنفوں
کی جاہلانہ کتابوں کے دیکھنے اور ان سے اپنے دل و دماغ پر اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی غلط اثر لینے کے لئے
تیار نہیں کیونکہ یورپ کے عوام کو بھی اب معلوم ہو گیا کہ ان جاہل پادریوں اور متعصب مصنفوں نے صلیبی جنگوں کا رخ میدان جنگ سے پھیر کر میدان کتاب

پیش کر دیا ہے۔ اور اسلام پر بری طرح حملہ کرنے کے لئے انھوں نے تالیفی اور تصنیفی صورت نکالی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل عام طور سے یورپ اور امریکہ میں اسلام فہمی کا ذوق جہاں کہیں بیدار ہوتا ہے وہ اسلام کی اصل کتابوں کو چاہتا ہے اور اپنے یہاں کے متعصب مصنفوں کی کتابوں کے بجائے قدیم اسلامی کتابوں کو پڑھنے کا خواہشمند ہوتا ہے یورپ کے عوامی ذہن کی اس صفائی نے بڑی حد تک اسلام فہمی کی راہ سے مسیحیوں کے پرانے مذہبی تعصبات، جاہلانہ سفوات اور سفیہانہ حرکات کو ہٹا دیا ہے اور وہ لوگ نہایت آزادی اور صفائی سے اسلام کو اسی کی کتابوں سے سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی چیز نے آج یورپ اور امریکہ میں عربی زبان کی بہت سی درسگاہیں کھول دی ہیں اور وہاں عربی زبان کی ہزاروں قدیم و جدید کتابیں سال میں پڑھی جاتی ہیں۔

یورپ اور امریکہ کے بیدار عوام کا برتاؤ حقیقت پسندی کے ساتھ یہ ہے کہ وہ اپنے جھوٹے پادریوں اور دھوکے باز مصنفوں کی کتابوں سے منھ پھیر کر اسلام فہمی کیلئے اسلامی راہ قبول کر رہے ہیں مگر ابھی تک مشرق والوں میں کتنے ایسے بیوقوف اور احمق موجود ہیں جن کا مبلغ علم پرانے مسیحی مصنفین کی سفوات اور کچھ اس کے سوا کچھ نہیں اور ان ہی دشنام طرازیوں اور ہرزہ گوئیوں کو وہ اپنے علم و تحقیق کا معیار قرار دیتے ہیں دور جانے کی ضرورت نہیں، ہندوستان اور پاکستان میں خود مسلمانوں کے اندر کئی ایسے جاہل قسم کے لکھنے پڑھنے والے موجود ہیں جن کا منتہائے علم و تحقیق متعصب مغربی مصنفوں کی چند فرسودہ کتابیں ہیں اور بس۔ اور وہ ان ہی سفوات کو لے کر وقتاً فوقتاً علم و تحقیق کے اسٹیج پر آجاتے ہیں ان میں سے کئی ایک تو اپنی موت آپ مر چکے ہیں مگر بعض ابھی تک مغرب پرستی کر رہے ہیں اور دنیا کو بھی اپنی علمی تحقیق و تدقیق کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ یورپ کے قدیم جاہلوں اور متعصبوں سے مرعوب ہو کر ذہنی مار کھانے والے لکھے پڑھے لوگوں کی یہ حرکت جہالت حماقت اور مغرب پرستی اور احساس کمتری کا بدترین مظاہرہ ہے۔

ہندوستان میں ایک صاحب مدتوں سے اس پھیر میں ہیں کہ قرآن حکیم کو اس ترتیب پر مرتب کیا جائے جسے یورپ کے کئی متعصب مصنفوں نے پسند کیا۔ اور اپنی کتابوں میں قرآن کے مضامین کی فہرست مرتب کی ہے یہ صاحب چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ نزول قرآن کی ترتیب کے ساتھ ساتھ سمجھی جائے تو بڑے بڑے رموز و اسرار کھلیں گے۔ آپ نے مسلمانوں سے بھی اپیل کی ہے کہ شمسی حساب سے ماہ اپریل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید میلاد برپا کی جائے۔

ہمارے خیال میں یہ سب باتیں سو فی صدی یورپ سے مرعوبیت کا نتیجہ ہیں اور جس طرح بعض جاہلوں نے ایک پادری کے "ینابیع القرآن" کا ترجمہ اپنے رسالہ میں چھاپ کر اپنی مغرب پرستی کا ثبوت دیا تھا اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا، اسی طرح یہ باتیں اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی طرفداری کر رہی ہیں اسلام اور مسلمانوں کو اس قسم کی ذہنی الجھنوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔